

لُغَاتُ الْحَدِيثِ كِي اُردو متعلقات كا جائزه

ڈاکٹر محمد جنید ندوی ☆

Abstract

Lexicology is the study of word meanings and origins. It is the branch of linguistics which deals with the use and meanings of words and the relationships between items of vocabulary, lexicon is a dictionary or a reference book that alphabetically lists words, phrases and their meanings, definitions or translations of a language. Similarly, lexicon of Hadith is the entire stock of words belonging to the branch of knowledge which deals with the thorough and in-depth understanding of the proverbial expressions of Prophet Muhammad, peace be upon him. The main purpose of this article is to study the Urdu Lexicons of Hadith and its related works available in the market. The article gives a brief overview of the topic, states the purpose and methodology of this treatise, indicates the need and importance of Hadith Lexicons and discusses the difficulties in producing lexicons. A summary of the contributions and works done on Urdu lexicons of Hadith in Asian sub-continent has been provided along with an analysis to encourage the scholars for more contribution to this important area of knowledge. In this article, one major work done on Urdu Lexicon of Hadith has been identified and attributed. Ten other works have been reviewed and acknowledged as secondary works related to Urdu lexicons of Hadith. Critical comments on previous work, suggestions and recommendations for future work are part of this article.

مقدمہ

اسلامی تعلیمات کی تفہیم میں قرآن حکیم کے بعد سب سے زیادہ اہمیت رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کو حاصل ہے۔ کتاب اللہ کی توضیح و تشریح کے لیے مفسرین کرامؒ نے اپنی زندگیاں

صرف کر کے علم تفسیر کا ضخیم علمی ذخیرہ فراہم کر دیا ہے، اسی طرح محدثین عظام نے نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال کو جانفشانی سے مرتب کر کے ایک عدیم النظیر کارنامہ سرانجام دیا جو ایک معجزے سے کم نہیں ہے۔ قرآن اور حدیث کی خدمت کرنے والے علمائے امت کے پیش نظر دو اہم مقاصد تھے۔ پہلا یہ کہ ان خدمات کے نتیجے میں انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل ہو جائے اور دوسرا یہ کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے آخری رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کا آفاقی پیغام تمام دنیا تک پہنچ جائے جس کی روشنی میں انسانیت دنیوی اور اُخروی فلاح کی شاہراہ پر گامزن ہو سکے۔ ان دو اہم مقاصد کے حصول کے لیے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے سے آج تک ہزاروں علمائے کرام نے اپنی زندگیاں علوم القرآن و الحدیث کی خدمت میں صرف کر دیں۔

موضوع کا تعارف اور اہمیت

جمہور محدثین کی اصطلاح میں نبی ﷺ کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہا جاتا ہے۔ قول و فعل کا مطلب تو واضح ہے، تقریر کے معنی یہ ہیں کہ آپ ﷺ کی موجودگی میں کسی شخص نے کوئی کام کیا یا کچھ کہا اور آپ ﷺ نے اس پر نہ انکار کیا نہ اُسے روکا بلکہ سکوت اختیار فرما کر گویا اس کی توثیق کر دی۔ (۱) حدیث کی اس اصطلاحی تعریف کے بعد حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے افعال اور تقاریر مبارکہ کو سمجھنا اور اُن سے اُصول اخذ کرنا قدرے آسان ہو جاتا ہے لیکن کلام نبوی ﷺ کی فصاحت و بلاغت اور گیرائی و گہرائی کو سمجھنا خود عربوں سے عربی زبان کے اعلیٰ شعور کا متقاضی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث مبارکہ کے الفاظ کو لغوی اور معنوی اعتبار سے سمجھنے کے لیے عربی زبان میں 'لغات الحدیث' مدون کی گئیں۔ لہذا اسلامی نظام حیات کے بعض ثانوی اُصول و ضوابط کے استنباط میں علمائے امت کے موقف میں جو فرق نظر آتا ہے اُس کی وجہ بھی کلام نبوی ﷺ کی فصاحت و بلاغت اور لغوی و معنوی گہرائی اور وسعت ہے، جس کی گنجائش بہر حال کلام نبوی ﷺ میں موجود ہے۔

مقالہ ہذا کا مقصد

اس مختصر مقالے کا پہلا مقصد برصغیر پاک و ہند میں اُردو زبان میں 'لغات الحدیث' سے متعلق تصانیف کا مختصر تعارف اور تجزیہ پیش کرنا ہے۔ دوسرا مقصد ان سوالات کا جواب تلاش کرنا ہے کہ ماضی کے علماء اور محققین نے اُردو 'لغات الحدیث' پر کام کیوں نہیں کیا؟ اس کی

ضرورت کیوں پیش نہ آئی؟ اور علامہ وحید الزمان کی تالیف ”لغات الحدیث“ کی صورت میں جو کام ہوا بھی ہے اُس کے بعد مزید کام نہ ہونے کی کیا وجوہ ہو سکتی ہیں؟ تیسرا مقصد عصر حاضر کے علماء اور ماہرین کی توجہ اُردو زبان میں لغات الحدیث پر مزید تحقیقی کام کی جانب مبذول کرانا ہے۔ اس ضمن میں ’لغات الحدیث‘ کے موضوع کی مناسبت سے ہونے والے ثانوی یا متعلقات مثلاً شُروح اور غریب احادیث پر ہونے والے کام کو آگے بڑھانے کے لیے ترغیب اور سفارشات بھی شامل ہیں۔

مقالہ ہذا کا منہج

اس مقالے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے سب سے پہلے موضوع کا تعارف اور اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اس کے بعد مقالہ ہذا کا مقصد اور منہج پیش کیا گیا ہے۔ پھر لغات الحدیث کی ضرورت اور اہمیت کو اُجاگر کیا ہے۔ پھر لغت نویسی کی مشکلات پر بحث ہے۔ پھر برصغیر میں ”علوم الحدیث“ کی خدمت اور اعتراف کو پیش کیا گیا ہے۔ پھر برصغیر میں اُردو ”لغات الحدیث“ پر ہونے والے کام کا تفصیلی تعارف اور جائزہ لیا گیا ہے۔ اُردو ”لغات الحدیث“ پر مزید کام کیوں نہیں ہوا؟ اور کیا اُردو ”لغات الحدیث“ پر مزید کام کی ضرورت ہے؟ جیسے سوالوں کا جواب تلاش کیا گیا ہے۔ آخر میں کتاب ”لغات الحدیث“ اور ثانوی حیثیت یا متعلقات کی دس عدد تصانیف کا تفصیلی تعارف اور تجزیہ کیا گیا ہے۔ خلاصہ تحقیق اور سفارشات پر مقالے کا اختتام کیا گیا ہے۔

لغات الحدیث کی ضرورت اور اہمیت

تہذیب اور زبان دانی میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جیسے جیسے تہذیب میں تغیر آتا جاتا ہے، زبان میں بھی خود بخود تبدیلی ہوتی جاتی ہے۔ قدیم الفاظ اور اسالیب مرتے جاتے ہیں اور جدید الفاظ اور اسالیب اُن کی جگہ لیتے جاتے ہیں۔ لیکن تہذیب ہو یا زبان، وقت کے ساتھ ساتھ جو تبدیلیاں اُن میں ہوتی ہیں، وہ مظاہر تک محدود رہتی ہیں، اُصول تک نہیں پہنچتیں اور جب اُصول تک پہنچ جاتی ہیں تو پھر نہ تہذیب وہ تہذیب رہتی ہے، نہ زبان وہ زبان۔ (۲) چونکہ اسلامی تہذیب و تمدن کے بنیادی ماخذ قرآن مجید اور احادیث نبوی ﷺ کی زبان عربی ہے لہذا اسلامی تہذیب و تمدن کے تحفظ اور بقا کے لیے لغات القرآن اور لغات الحدیث ایک مؤثر کردار ادا کرتی ہیں۔ علماء اور محدثین کرام نے اسی ضرورت کے پیش نظر لغات القرآن کی ضخیم اور بعض نے مختصر کتب مدون کیں اور لغات الحدیث کی مشکلات کو دور کرنے کے لیے تراجم، شروح اور

کتب کی طرف توجہ دی۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انسانی زبانوں کے تلفظ، ادائیگی، مفہوم اور نئے الفاظ کے اضافے سے قدیم اور جدید زبان میں فرق پیدا ہو رہا ہے۔ قدیم الفاظ متروک ہو رہے ہیں اور نئے مستعمل ہیں۔ موجودہ زمانے کے عرب معاشروں کی مثال ہمارے سامنے ہے جہاں اب فرانسیسی، انگریزی، اطالوی، انڈونیشی، ہندی، اور دیگر زبانوں کے کئی الفاظ اب عرب عوام کی روز مرہ کی زندگی کے معمولات، مطالعے اور بول چال میں راہ پا چکے ہیں۔ علمی، ادبی، فنی، سائنسی، سیاسی الفاظ و اصطلاحات رواج پا گئی ہیں (۳)۔ اس صورت حال میں رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کی حفاظت اور سمجھ کے لیے لغت الحدیث پر کتب کی ضرورت اور اہمیت مزید بڑھتی رہے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عامۃ الناس کو اپنی عملی ضروریات پورا کرنے کے لیے اور عربی زبان کی متوسط استعداد کے حامل افراد کو اپنی علمی ضروریات کی تسکین کے لیے متن حدیث اور اُس کی لغوی اور معنوی تشریح کی اشد ضرورت ہوتی ہے کیونکہ وہ زبان کی علمی اور فنی باریکیوں سے اچھی طرح واقف نہیں ہوتے۔

لغت نویسی کی مشکلات

لغت نویسی ایک مشکل اور کٹھن کام ہے۔ لغت نویس کے کام کا سب سے دشوار پہلو یہ ہے کہ اُسے خیالات اور معنی جیسی غیر مرئی چیزوں کی لفظی تصویریں پیش کرنا ہوتا ہے۔ عام طور پر الفاظ کے معنی مترادفات سے بیان کر دیے جاتے ہیں۔ یہ دراصل معنی نہیں بلکہ وہ آلات ہیں جن کے ذریعے معانی تک ذہن کی رسائی کرائی جاتی ہے، پھر الفاظ کے مختلف معنی میں اتنا خفی و دقیق فرق ہوتا ہے کہ تحریر ان کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ (۴) چونکہ لغت نویسی ہر زبان کی ضرورت ہے لہذا لغت نویسی کی ان مشکلات کا سامنا ہر زبان کو کرنا پڑتا ہے، بالخصوص جب اُس زبان کی لغت نویسی کا مقصد معاشرے کی روحانی، سماجی، معاشی اور اجتماعی اقدار اور اُصول کو متعین کرنا ہو۔ برصغیر پاک و ہند کے معروف مفسر قرآن مولانا مفتی محمد شفیعؒ عربی لغت نویسی کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ ”عربی زبان کی لغت نویسی اپنی وسعت اور گہرائی کے حوالے سے بذات خود ایک مشکل کام ہے۔ یہ کام اُس وقت اور بھی مشکل اور نازک حیثیت اختیار کر جاتا ہے جب مقصود رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کے الفاظ کی لغت تیار کرنا ہو۔ امام شافعیؒ جو بے مثال عالم اور فقیہ ہونے کے علاوہ زبردست ادیب اور لغوی تھے اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ ”عربی وسیع

ترین زبان ہے اور اس کی تمام لغات کا احاطہ نبی ﷺ کے سوا کسی عام آدمی کے بس کا کام نہیں ہے۔“ (۵)

برصغیر میں ’علوم الحدیث‘ کی خدمت اور اعتراف

برصغیر پاک و ہند میں علمائے کرام نے علوم الحدیث کی جو خدمت سرانجام دی ہے وہ عالم آشکارا ہے۔ اس خدمت کا اعتراف اور تحسین خود عرب علماء نے کی ہے۔ چند معروف اہل علم کے تاثرات ملاحظہ کیجیے۔ علامہ رشید رضا مصری فرماتے ہیں: ”اگر اس زمانے (بیسویں صدی) میں ہمارے ہندی بھائی علم حدیث کی طرف توجہ نہ کرتے تو یہ علم مشرقی ممالک میں زوال سے دو چار ہو جاتا۔“ ماضی قریب کے نامور محدث علامہ ناصر الدین البانی نے مولانا عبدالوہاب خلیبی کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا ”میرا (علمی) وجود علمائے اہل حدیث ہند کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے۔“ معروف مصری محقق علامہ عبدالعزیز الخولی نے اپنی کتاب ”مفتاح السنۃ“ میں ہندوستان کے علماء کی خدمات حدیث کا برملا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا ”ملت اسلامیہ کی کثرت اور مختلف وطنیت ہونے کے باوجود ان میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جس نے ہندوستانی مسلمانوں کی طرح حدیث سے تعلق کے تقاضے کو پورا کیا ہو۔“ (۶)

برصغیر پاک و ہند میں احادیث مبارکہ کی خدمت کا کام تین جہتوں میں ہوا ہے۔ پہلا کام صحاح ستہ کی شروح اور تراجم کی صورت میں ہوا۔ اس کے نتیجے میں عربی اور اردو میں نہایت وسیع اور مستند کتابیں وجود میں آئیں جنہوں نے احادیث مبارکہ کی تعلیم و تفہیم اور خصوصاً ”لغات الحدیث“ کی ضرورت کو بڑی حد تک پورا کر دیا۔ دوسرا کام تدوین، حجیت اور حفاظت حدیث کے حوالے سے ہوا جس کا مقصد اس خطے میں ”انکار حدیث“ کے فتنے کا سدباب کرنا تھا۔ تیسرا کام اصول حدیث کے حوالے سے ہوا۔ (۷)

برصغیر میں ’اُردو لغات الحدیث‘ پر ہونے والا کام

ہماری تحقیق کی حد تک اُردو زبان میں ”لغات الحدیث“ پر ہونے والا پہلا اور آخری، جامع اور مبسوط کام علامہ وحید الزمان، متوفی ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء نے کیا ہے (۸)۔ ”انوار اللغۃ الملقب بہ وحید اللغات“ کے نام سے مرتب کی جانے والی اس لغت کی ابتدائی پانچ جلدوں کو مطبع احمدی، لاہور نے ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء میں شائع کیا (۹)۔ پھر علامہ وحید الزمان نے اس لغت پر نظر ثانی کے دوران اضافے کیے اور ”اسرار اللغۃ الملقب بہ وحید اللغات“ کے نام سے ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء میں بنگلور

سے شائع کیا (۱۰)۔ موجودہ ناشر نے اس کتاب کو ”لغات الحدیث“ کے مختصر نام سے شائع کیا ہے اور کتاب کے وہ مقامات جہاں موضوع تشنہ رہ گیا تھا یا سہواً بعض الفاظ کے معنی و تشریحات نہ ہو سکی تھیں اُن کی مکمل تکمیل کرنے کی کوشش کی ہے (۱۱)۔ مولانا عبدالحلیم چشتی کی تحقیق کے مطابق یہ لغت پانچ سال میں مکمل ہوئی (۱۲)۔ اس لغت اور مؤلف کا تفصیلی تعارف ہم آئندہ سطور میں پیش کریں گے۔

اُردو ”لغات الحدیث“ پر مزید کام کیوں نہیں ہوا؟

۱۹۰۷ء میں نامکمل شکل میں اور ۱۹۱۶ء میں مکمل ہو کر شائع ہونے والی علامہ وحیدالزمان کی کتاب ”لغات الحدیث“ سے پہلے اور بعد میں بھی برصغیر کے علماء اور محققین کی جانب سے اُردو زبان میں ”لغات الحدیث“ کے موضوع پر کام نہیں کیا گیا۔ اس کی سمجھ میں آنے والی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ماضی کے علماء، اساتذہ اور محققین کو عربی زبان پر عبور حاصل تھا۔ لہذا عربی زبان میں موجود عربی شروح اور ”لغات الحدیث“ اُن کی علمی، تدریسی اور تحقیقی ضرورتوں کو پورا کر رہی تھیں۔ دوسری وجہ یہ رہی کہ اُردو زبان میں کتب احادیث کے تراجم اور شروح کی صورت میں مفصل اور مستند کتابیں وجود میں آ گئیں تھیں۔ انہوں نے علماء، اساتذہ، محققین اور طلباء کو احادیث مبارکہ کی تعلیم و تفہیم میں خصوصاً اُردو زبان میں ”لغات الحدیث“ کی ضرورت سے مستغنی کر دیا تھا۔ اُردو زبان میں ”لغات الحدیث“ کے موضوع پر مزید کام نہ ہونے کی تیسری وجہ یہ بھی رہی ہو گی کہ لغت نویسی ایسا مشکل اور کٹھن کام ہے جس کے لیے عربی اور اُردو زبان پر قدرت و مہارت، تحقیقی ذہانت، وقت اور مالی وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ اُردو زبان میں علامہ وحیدالزمان کی کتاب ”لغات الحدیث“ کی تالیف کا اصل مقصد اہل سنت اور امامیہ کی احادیث جمع کرنا تھا تاکہ وہ حدیث شریف کے تمام طلبہ کو شرح کا کام دے سکے اور جس لفظ کے معنی میں اُن کو اشکال پیدا ہو وہ اس کتاب میں دیکھ کر اپنا اشکال رفع کر لیں (۱۳)۔ حالانکہ وہ اُردو زبان میں کتب احادیث کی شروح اور تراجم کی صورت میں ہونے والے مستند کام سے بخوبی واقف تھے۔ اگر علامہ کے پیش نظر مذکورہ بالا مقصد نہ ہوتا تو شاید اُردو زبان میں ”لغات الحدیث“ پر کوئی بھی کام نہ ہوا ہوتا۔

کیا اُردو ”لغات الحدیث“ پر مزید کام کی ضرورت ہے؟

برصغیر پاک و ہند کے دینی مدارس کے نصاب میں عموماً حسن بن محمد رضی الدین الصاغانی کی

کتاب ”مشارق الانوار“ اور ابو عبد اللہ ولی الدین خطیب تبریزی کی کتاب ”مشکوٰۃ المصابیح“ پڑھائی جاتی ہیں جن کی متعدد اُردو شروح اور حواشی لکھی گئی ہیں۔ دینی مدارس میں احادیث مبارکہ کتابی طریقہ تدریس کے تحت پڑھائی جاتی ہیں۔ دوران تدریس صرف و نحو پر زور دیا جاتا ہے۔ عربی عبارت کا اُردو ترجمہ یا کسی مقامی زبان میں ترجمہ کر کے مطلب واضح کر دیا جاتا ہے۔ تحریری کام نحوی ترکیب پر کرایا جاتا ہے۔ انشائیہ سوالات و جوابات لکھوائے جاتے ہیں۔ حدیث کی اسناد اور موقع محل سمجھایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ حدیث سے وابستہ فقہی مسائل اور اُصول بھی سمجھائے جاتے ہیں۔ اس طریقہ تدریس کے نتیجے میں تیار ہونے والے ائمہ کرام میں متعدد خوبیوں کے ساتھ ساتھ یہ خامی پیدا ہو گئی ہے کہ ماضی کے علماء، اساتذہ اور محققین کو عربی زبان پر جو عبور حاصل تھا وہ ان ائمہ کو نہیں رہا۔ نتیجتاً وہ عربی لغات الحدیث سے کماحقہ استفادہ نہیں کر سکتے (۱۴)۔ غالباً اس کمزوری کی ایک وجہ اُمت مسلمہ کی دگرگوں روحانی، سماجی، معاشی اور سیاسی حالت اور طلب علم کے شوق، اخلاص اور دلچسپی میں کمی ہے۔ لہذا یہ صورت حال اُردو لغات الحدیث پر مزید کام کرنے کا تقاضا کرتی ہے۔

اُردو زبان میں ’لغات الحدیث‘ پر مزید کام کرنے کی ضرورت اس لیے ہے کیوں کہ اس موضوع پر ’لغات الحدیث‘ کے نام سے جامع اور مبسوط کام صرف علامہ وحید الزمان نے کیا ہے۔ لیکن اس لغت کی اشاعت جدید میں بھی اصلاح کے باوجود ایسی غیر متعلق باتیں موجود ہیں جن کا لغت سے بالواسطہ یا بلاواسطہ کوئی تعلق نہیں ہے اور ضخامت و حجم بھی زیادہ ہے۔ اس کتاب کو بہتر بنانے کے لیے مذکورہ بالا حوالوں سے کام کی ضرورت ہے جو اُردو زبان میں ’لغات الحدیث‘ پر مزید کام کرنے کی ضرورت کو ثابت کرتی ہے۔ اس کتاب کا تفصیلی جائزہ ہم آئندہ سطور میں پیش کریں گے۔

علاوہ ازیں، ہماری نظر میں درج ذیل کتب احادیث پر اُردو زبان میں ’لغات الحدیث‘ کی مناسبت سے ثانوی حیثیت کا کام ہوا ہے:-

- (۱) کتاب: اربعین نووی۔ (۲) کتاب: ارشاد الطالین۔ شرح اُردو زاد الطالین۔ (۳) کتاب: انوار غوثیہ، شرح الشمائل النبویہ۔ (۴) کتاب: بشیر القاری، شرح البخاری۔ (۵) کتاب: بندہ مومن۔ (۶) کتاب: تدبر حدیث، شرح مؤطا امام مالک۔ (۷) کتاب: ریاض الصالحین۔ (۸) کتاب: فیوض الباری (۹) کتاب: مظاہر حق، شرح مشکوٰۃ المصابیح۔ (۱۰) کتاب: منہاج البخاری۔

تلاش کرنے سے مزید کتب بھی سامنے آ سکتی ہیں۔ مذکورہ کتب احادیث میں عربی متن، اردو ترجمہ و تشریح، حل لغات اور الفاظ حدیث پر لغوی اور معنوی بحث بھی کی گئی ہے۔ لہذا ان کتب کے علاوہ دیگر کتب کی مدد سے ”لغات الحدیث“ پر نیا کام کیا جا سکتا ہے۔ اردو زبان میں ”لغات الحدیث“ کے موضوع کی مناسبت سے کیے جانے والے ثانوی حیثیت کے کام کا تفصیلی تعارف ہم آئندہ سطور میں کریں گے۔

غریب الحدیث

تمام اہل علم جانتے ہیں کہ ”غریب الحدیث“ کا علم اُن احادیث رسول ﷺ سے بحث کرتا ہے جن کے معنی و مفہوم بہت سے لوگوں پر عربی زبان کے بگڑ جانے کی وجہ سے واضح نہیں ہوتے۔ علوم الحدیث کے ماہرین ”غریب الحدیث“ کے علم کو ”لغات الحدیث“ کے دائرے میں شامل نہیں کرتے۔ لیکن ہمارے نزدیک، جوہری اعتبار سے یہ علم بھی ”لغات الحدیث“ کے عنوان سے متعلق ہے کیوں کہ اس علم میں الفاظ کے صحیح معنی اور مفہوم سے بحث کی جاتی ہے۔ لہذا اردو زبان میں ”لغات الحدیث“ پر مزید کام کرنے کے دوران ”غریب الحدیث“ پر کیے جانے والے کاموں سے بھی فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔ اس موقع پر مناسب ہو گا کہ عربی زبان میں غریب الحدیث پر ہونے والے کام کا مختصر تعارف بھی پیش کر دیا جائے۔

عربی زبان میں اس علم پر سب سے پہلے ابو عبیدہ معمر بن الہثمی بصری (متوفی ۲۱۰ھ/۸۲۵ء) نے ایک مختصر تصنیف کی۔ پھر ابو الحسن نصر بن شمیل مازنی (متوفی ۲۰۴ھ/۸۱۹ء) نے اس سے بڑی کتاب لکھی۔ بعد ازاں ابو عبیدہ قاسم بن سلام (متوفی ۲۲۳ھ/۸۳۸ء) نے ایک ایسی کتاب لکھی جس کی تصنیف میں پوری عمر کھپا دی۔ علاوہ ازیں ابن قتیبہ (متوفی ۲۷۶ھ/۸۸۹ء) اور پھر زنجبیری (متوفی ۵۳۸ھ/۱۱۴۳ء) نے اپنی کتاب الفائق فی غریب الحدیث مرتب کی۔ اس کے بعد مجدالدین ابی سعادات المبارک بن محمد ابن رشید الجزری المعروف ابن الاثیر (متوفی ۶۰۶ھ/۱۲۰۹ء) نے النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر تحریر کی۔ الارموی نے نہایہ کا ایک ضمیمہ لکھا۔ امام سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ/۱۵۰۵ء) نے اپنی کتاب الدر المنثور تلخیص نہایۃ ابن الاثیر میں نہایہ کا خلاصہ تحریر کیا۔ (۱۵)

اُردو کتاب ”لغات الحدیث“ کے مصنف علامہ وحید الزمان کا تعارف

برصغیر پاک و ہند کے علمائے حدیث میں علامہ وحید الزمان کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا کیوں کہ انہوں نے کئی جہتوں سے علم حدیث کی خدمت کی ہے۔ علامہ کی ولادت ۱۲۶۶ھ/۱۸۵۰ء میں بمقام کانپور ہوئی اور وفات شعبان ۱۳۳۸ھ/مئی ۱۹۲۰ء میں بمقام وقار آباد ہوئی (۱۶)۔ علوم مروجہ کی تعلیم و تربیت اپنے دور کے ممتاز علماء اور اساتذہ سے حاصل کی (۱۷)۔ خاندانی طور پر حنفی المسک تھے اس لیے اوائل عمر میں حنفی مسک سے بڑا شغف تھا۔ اسی بنا پر فقہ حنفی کی مشہور کتاب ”شرح الوقایہ“ کا ترجمہ اور نہایت مبسوط شرح لکھی۔ اصول فقہ کی مشہور کتاب ”نور الانوار“ کی حدیثوں کی تخریج پر ایک رسالہ لکھا۔ علامہ تفتازانی کی ”شرح العقائد النسفیہ“ کی احادیث کی تخریج کی۔ مگر بعد کے دور میں اپنے برادر بزرگ مولانا بدیع الزمان کی صحبت اور حدیث کی کتابوں کے ترجمہ کے بعد غیر مقلد ہو گئے تھے۔ لیکن بعض مسائل میں جمہور اہل حدیث سے اختلاف بھی رکھتے تھے (۱۸)۔ اُن کے بعض تفردات سے شیعہ عقائد کے ساتھ ہم آہنگی بھی ظاہر ہوتی تھی۔ اسی وجہ سے اکابر علمائے اہل حدیث نے اُن سے پُر زور بے زاری کا اظہار کیا (۱۹)۔ علامہ وحید الزمان کی علمی خدمات کا اندازہ اُن کی تصنیفات اور تالیفات سے بخوبی کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے عربی اور اردو زبان میں ۲۶ کتابیں تالیف کیں (۲۰)۔ علامہ وحید الزمان کی ایک بے مثال علمی خدمت اردو زبان میں حدیث کی نہایت جامع اور مبسوط لغت کی تالیف ہے۔ سطور ذیل میں اس عظیم علمی کتاب ”لغات الحدیث“ کا تعارف اور جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

کتاب ”لغات الحدیث“ کا تعارف

ہماری معلومات کی حد تک اُردو زبان میں لغات الحدیث پر کیا جانے والا منفرد، جامع اور مبسوط کام علامہ وحید الزمان کی تالیف ”اسرار اللغة مع انوار اللغة الملقب بہ وحید اللغات“ ہے۔ یہ کتاب اس وقت ”لغات الحدیث“ کے مختصر نام سے منظر عام پر ہے۔ اس کتاب کی ابتدائی پانچ جلدیں مطبع احمدی، لاہور نے ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء میں ”انوار اللغة الملقب بہ وحید اللغات“ کے نام سے شائع کیں (۲۱)۔ پھر علامہ وحید الزمان صاحب نے نظر ثانی کے دوران اس میں اضافے کیے اور ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء میں بنگلور سے ”اسرار اللغة الملقب بہ وحید اللغات“ کے نام سے اسے شائع کیا (۲۲)۔ موجودہ ناشر نے اس کتاب کو ”لغات الحدیث“ کے مختصر نام سے شائع کیا ہے اور کتاب کے وہ مقامات جہاں موضوع تشنہ رہ گیا تھا یا سہواً بعض الفاظ کے

معنی و تشریحات نہ ہو سکی تھیں اُن کی ممکنہ تکمیل کرنے کی کوشش کی ہے (۲۳)۔ مولانا عبدالحلیم چشتی کی تحقیق کے مطابق یہ لغت پانچ سال میں مکمل ہوئی۔ (۲۴)

کتاب ”لغات الحدیث“ کا سبب تالیف

علامہ وحید الزمان کتاب ”لغات الحدیث“ کی تالیف کا سبب اور مقصد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں ”اب شروع ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۶ء سے باوجود اس کے کہ میں کمال نقاہت اور ضعف پیری اور امراض مختلفہ میں گرفتار تھا لیکن اس پر بھی اوقات کو خالی گزارنا مشکل معلوم ہوا اور بالہام غیبی یہ حکم ہوا کہ ایک کتاب لغات حدیث بزبان اردو مرتب کر اور اس میں جہاں تک ہو سکے فریقین یعنی اہل سنت اور امامیہ کی حدیثیں جمع کر تاکہ حدیث شریف کے تمام طالبین کو شرح کا کام دے اور جس لفظ کے معنی میں اُن کو اشکال پیدا ہو وہ اس کتاب میں دیکھ کر اپنا اشکال رفع کریں“ (۲۵)۔ علامہ وحید الزمان کے اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے دونوں گروہوں کا احترام کرتے تھے اور اتحاد بین المسلمین کے خواہاں تھے۔ ہمارے اس موقف کو علامہ کی ایک اور کتاب ”هدیۃ المہدی من الفقہ المحمدی“ سے مزید تقویت ملتی ہے جس میں علامہ نے اہل حدیث حضرات کے بنائے ہوئے شرک و بدعت کے وسیع دائرے پر تنقید کی ہے اور انہیں غلو اور تشدد سے بچنے اور اعتدال کی راہ اختیار کرنے کی تلقین کی ہے (۲۶)۔ یہاں اس امر کی تذکیر بھی ضروری ہے کہ علامہ وحید الزمان مسلکاً غیر مقلد تھے لیکن بعض امور میں جمہور اہل حدیث سے اختلاف بھی رکھتے تھے۔ (۲۷)

کتاب ”لغات الحدیث“ کے مصادر

کتاب ”لغات الحدیث“ کی تالیف میں مفصلہ ذیل عربی کتب لغت سے مدد لی گئی

ہے۔ (۲۸)

- (۱) النہایۃ فی غریب الحدیث والاثار: ابن الاثیر الجزری. (۲) مجمع البحار الأنوار فی
- غرائب التنزیل ولطائف الاخبار: محمد طاہر پٹنی (۳) قاموس المحيط. (۴) صحاح
- للجوہری. (۵) محیط المحيط. (۶) المنتہی الارب. (۷) مجمع البحرین: ابن
- الساعاتی بغدادی. (۸) الدر النثیری فی تلخیص النہایۃ. (۹) الغریبین. (۱۰) الفائق
- زمخشری (۱۱) المغرب. (۱۲) شرح النهج العجیب. (۱۳) لسان العرب.

کتاب ”لغات الحدیث“ کا منہج تدوین

اس لغت میں علامہ وحید لڑماں نے اہل لغت کے مروجہ طریقے کے مطابق مادوں کو حروف تہجی پر ترتیب دیا ہے۔ منہج تدوین بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”اس کتاب میں ہر لغت کو شروع سے لکھا گیا ہے اور اس پر اعراب بھی دے دیے گئے ہیں تاکہ کم استعداد لوگوں کو مزید آسانی ہو اور ابواب کی تفتیح اس لیے نہیں کی گئی کہ یہ لغت عربی دانوں کے لیے نہیں ہے۔ ترتیب لغات اس طرح رکھی گئی ہے کہ حرف اول کو باب اور حرف ثانی کو فصل مقرر کیا گیا ہے“ (۲۹)۔ اس لغت میں مؤلف نے ایک لفظ کے جتنے معنی ائمہ لغت نے دیے ہیں ان سب کو نقل کیا ہے۔ حدیث میں جہاں وہ لفظ آیا ہے پورے فقرے کو نقل کیا ہے اور اُس کا ترجمہ اور تشریح بھی کی ہے۔ الفاظ کی صرفی تحلیل بھی کی گئی ہے۔ بعض مقامات پر حدیث کی تاویل اور توجیہ بھی ملتی ہے۔ اختلافی مسائل میں ائمہ اربعہ کے مذاہب کا ذکر بھی ملتا ہے۔ اہل لغت کی فروگذاشت اور تسامح کا بیان اور اُن پر نقد بھی کی گئی ہے، جس کی مثال کتاب کے مقدمے میں بھی ملتی ہے۔ اس منہج کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:-

بدأ: یہاں طلاق کے موضوع پر فقہی بحث کی گئی ہے۔ (جلد ۱، کتاب ”ب“ ص ۲۵)

بدع: یہاں بدعت کے موضوع پر فقہی بحث کی گئی ہے۔ (جلد ۱، کتاب ”ب“ ص ۲۹)

حجبت: اس لفظ کی تاویل میں حلال و حرام کی بحث ملتی ہے۔ (جلد ۱، کتاب ”خ“ ص ۵)

ہلمہ: اس لفظ کی صرفی اور نحوی تحلیل کی گئی ہے۔ (جلد ۴، کتاب ”ہ“ ص ۳۹)

زیر بحث کتاب میں علامہ نے لغت کے عام الفاظ ”محیط المحیط“ سے نقل کیے ہیں۔ حدیث کی لغوی تشریح مجمع البحار الأنوار مؤلفہ علامہ محمد بن طاہر پٹنی (متوفی ۹۸۶ھ/۱۵۷۸ء) سے لی ہے۔ الدر المنثور میں کی گئی النہایت ابن الاثیر کی تلخیص بلا کم و کاست اس لغت میں سمو دی ہے۔ الفائق زنجیری کا بیشتر حصہ اردو میں منتقل کر دیا ہے۔ ائمہ لغت نے چونکہ احادیث امامیہ کی لغات کے نقل کرنے کا التزام نہیں کیا ہے اس لیے اہل امامیہ کی احادیث کی لغات کو ان ہی کی کتابوں خصوصاً مجمع البحارین ومطلع النیرین مؤلفہ فخرالدین الطویجی اللنجی (متوفی ۱۰۸۵ھ/۱۶۷۳ء) سے لیا ہے۔ (۳۰)

کتاب ”لغات الحدیث“ کی خصوصیات

کسی بھی لغت کو مرتب کرنا بہت سخت اور کٹھن کام ہے۔ خصوصاً حدیث کی لغت تیار کرنے کے لیے ایک مصنف کو کیسی مشقت کرنا پڑی ہوگی اس کا اندازہ اس کتاب کو دیکھ کر بخوبی ہو جاتا ہے۔ ذیل میں کتاب ”لغات الحدیث“ کی چند خصوصیات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

علامہ وحید الزمان نے اس موضوع پر جامع اور مکمل کتاب اس ضرورت کو پیش نظر رکھ کر لکھی ہے کہ احادیث کے معانی اور مطالب کے سمجھنے اور حل کرنے میں ہر حیثیت سے مدد دے سکے۔ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ اس قسم کی علمی اور تحقیقی تصنیف سے اُردو زبان کا دامن یکسر خالی ہے۔ یہ کتاب اسی مقصد کو سامنے رکھ کر لکھی گئی ہے۔ اُردو میں اپنی نوعیت اور اپنے انداز کی یہ پہلی کتاب ہے جس کا اندازہ قارئین کتاب کے ہر صفحے سے کر سکیں گے۔ یہ لغت حالانکہ متوسط افراد کے لیے لکھی گئی ہے لیکن اعراب لگ جانے کی باعث مبتدی اور منتہی دونوں کے لیے مفید ہے۔ لغت کا ترجمہ عالمانہ اور با محاورہ اُردو میں کیا گیا ہے جس سے عربی لفظ کا اُردو مترادف نہایت آسانی سے مل جاتا ہے جو ترجمہ کرنے والوں کو سہولت فراہم کرتا ہے۔ الفاظ کی صرفی تعلیلات اور حدیث کی شرح نے کتاب کے معیار کو مزید بڑھا دیا ہے۔ کتاب ”لغات الحدیث“ میں حدیث کے لفظ کو سمجھانے کے لیے مؤلف نے قدیم و جدید الفاظ، محاورات کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔ الفاظ حدیث کو سمجھانے کے لیے مؤلف کتاب نے احادیث، تاریخی واقعات، ذاتی تجربات و مشاہدات سے کام لیا ہے۔ اس انداز کو اختیار کرنے کے نتیجے میں بلاد عرب اور ہندوستان کے بعض سماجی و معاشرتی، تاریخی و تمدنی اور معاشی و سیاسی واقعات اور مقامات کی تاریخ بھی محفوظ ہو گئی ہے۔ ذیل میں ان خصوصیات کے چند نمونے پیش کیے جاتے ہیں:-

أَبْلَى: مدینہ کے پاس ایک پہاڑ کا نام ہے۔ (جلد ۱، کتاب ”الف“، ص ۸)

أَبْوَاء: مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک پہاڑ کا نام۔ (جلد ۱، کتاب ”الف“، ص ۹)

أَبَيْن: ایک گاؤں کا نام۔ (جلد ۱، کتاب ”الف“، ص ۸)

بَابِل: سرزمین عراق اور اُس کے شہروں کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ (جلد ۱، کتاب ”ب“، ص ۶)

بِخْر: سود کے حوالے سے سماجی اور معاشی مسائل پر گفتگو کی ہے۔ (جلد ۱، کتاب ”ب“ ص ۲۱)

زَرْب: حیدر آباد دکن کے شاہی اور سماجی نظام کے منظر نامہ پر تبصرہ۔ (جلد ۲، کتاب ”ز“ ص ۱۳)

کاظمین: بغداد اور کربلا کے درمیان ایک لہتی۔ (جلد ۴، کتاب ”ک“ ص ۶۱)

خْتَر: برصغیر ۱۸۵۷ء کے تاریخی واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ (جلد ۱، کتاب ”خ“ ص ۱۲)

نزول: حجاج بن یوسف اور عبداللہ بن زبیر کی جنگ کا واقعہ بیان کیا ہے۔ (جلد ۴، کتاب ”ن“ ص ۵۱)

یہ لغت نہ صرف عام اُردو داں طبقے کے لیے مفید ہے بلکہ اپنی جامعیت کی وجہ سے اہل علم کے لیے بھی متعدد لغات سے استغناء کا باعث بن گئی ہے۔ اس لحاظ سے علامہ وحید الزمان کا یہ اُردو زبان میں منفرد عظیم الشان کارنامہ ہے۔

کتاب ”لغات الحدیث“ کے تسامحات

اس لغت میں ایسی غیر متعلق باتیں بھی آگئی ہیں جن کا لغت سے بالواسطہ یا بلاواسطہ کوئی تعلق نہیں ہے۔ حالیہ اشاعت میں ان غیر ضروری باتوں کو حذف کر دیا گیا ہے جس سے کتاب کی افادیت میں تو کوئی کمی نہیں آئی البتہ ضخامت اور حجم کتاب میں کمی واقع ہو گئی ہے جو طباعتی نقطہ نظر سے بہت مفید ہے۔ لیکن ہماری نظر میں اب بھی لغت کی اس کتاب میں خاصی چیزیں غیر متعلق ہیں۔ اگر ان کو بھی حذف کر دیا جائے تو کتاب کی افادیت کو نقصان پہنچے بغیر ضخامت میں مزید کمی واقع ہو سکتی ہے۔ ذیل میں اس سقم کے چند نمونے پیش کیے جاتے ہیں:-

مَلُف: مولانا بشیر الدین قنوجی جو میرے شیخ تھے حافظ سے یہ کہہ دیتے تھے کہ ختم کے وقت قل ہو اللہ احد کو بھی ایک ہی بار پڑھو اور تین بار پڑھنے کو بدعت کہتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کیوں کہ..... (جلد ۱، کتاب ”ت و ث“ ص ۴۵)

چِن: یہاں جنوں کے حوالے سے طویل بحث کی ہے۔ مثلاً ناقل ہیں..... میرے بھائی نے ایک مسلمان جن سے ایک حدیث سنی تھی جس نے وہ حدیث آنحضرت ﷺ سے سنی تھی.....

ہمارے شیخ حافظ عبدالعزیز صاحب مرحوم محدث لکھنوی بیان کرتے تھے کہ اُن کے پاس ایک جن حدیث پڑھنے کو آیا کرتے تھے..... (جلد ۱، کتاب ”ج“ ص ۱۱۴)

ختر: یہاں برصغیر کے سیاسی واقعات بیان کرتے ہیں۔ نانا راؤ، تانتیا توپی اور نواب سراج الدولہ حاکم بنگالہ کے زمانے میں ہونے والی عہد شکنی اور دشمن کے غلبہ کے واقعات کو بیان کیا ہے۔ (جلد ۱، کتاب ”خ“ ص ۱۲)

ذرع: مترجم کہتا ہے، میں تو ہمیشہ دست یا گردن ہی کا گوشت کھاتا ہوں اور ران کا گوشت مجھ کو بالکل پسند نہیں ہے..... بعض لوگ ران کا گوشت پسند کرتے ہیں۔ اللہ نے مختلف طبائع کے لوگ بنائے ہیں۔ (جلد ۲، کتاب ”ذ“ ص ۱۳)

جل: یہاں اپنے خاندان کا ایک ورد عام مسلمانوں کے لیے بیان کیا ہے۔ (جلد ۱، کتاب ”ج“ ص ۸۰)

صنع: اس مقام پر لوگوں کے ساتھ اپنے حسن سلوک کے صلے میں بدسلوکی اور مالی نقصانات کا ذکر کیا ہے۔ (جلد ۲، کتاب ”ص“ ص ۱۰۳)

عرف: یہاں پر ابوذر غفاریؓ، امام جعفر صادقؓ، معروف کرخؓ کے اقوال، واقعات اور دینی مسائل بیان کیے ہیں۔ (جلد ۳، کتاب ”ع“ ص ۷۸-۸۴)

ان کمزوریوں کے باوجود بھی علامہ وحید الزمان کی کتاب ”لغات الحدیث“ موجودہ زمانے میں بہت اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اس زمانے کے علماء، اساتذہ، طلباء اور محققین کو عربی زبان پر وہ قدرت و عبور حاصل نہیں ہے جو سلف کو تھی۔ لہذا وہ عربی زبان میں موجود ”لغات الحدیث“ سے کما حقہ اپنی علمی، تدریسی اور تحقیقی ضرورتوں کو پورا نہیں کر پاتے ہیں۔ علامہ وحید الزمان کی کتاب ”لغات الحدیث“ نے یہ ضرورت پوری کر دی ہے۔

اُردو ”لغات الحدیث“ کی متعلقات

برصغیر پاک و ہند میں علمائے کرام نے ”علوم الحدیث“ کے میدان میں جو خدمت سرانجام دی ہے اُس میں صحاح ستہ کی عربی اردو شروح اور تراجم کو بہت اہم کام شمار کیا جاتا ہے۔ اس عظیم کام کے نتیجے میں اردو زبان میں جو کتابیں وجود میں آئیں انہوں نے احادیث مبارکہ کی تعلیم و تفہیم اور خصوصاً ”لغات الحدیث“ کی ضرورت کو کافی حد تک پورا کر دیا۔ ہماری نظر میں احادیث مبارکہ پر ہونے والے ان کاموں کو اُردو زبان میں ”لغات الحدیث“ کے موضوع کی

مناسبت سے کیے جانے والے ثانوی حیثیت کے کاموں یا متعلقات میں شمار کیا جانا چاہیے۔ سطور ذیل میں اُن کاموں کا مختصر تعارف حروف تہجی کی ترتیب سے پیش کیا جاتا ہے۔

۱۔ کتاب: اربعین نووی

اُردو زبان میں لغات الحدیث پر ثانوی حیثیت کا کام امام محی الدین ابی زکریا بن شرف الدین نووی (متوفی ۶۷۶ھ/۱۲۷۷ء) کی منتخب کردہ احادیث کے عربی مجموعے اربعین نووی پر ہوا ہے۔ یہ کتاب پاکستانی جامعات کے نصاب میں شامل ہے۔ طلبہ کی نصابی ضرورت کے پیش نظر اس کتاب کو مختلف افراد نے شائع کیا ہے۔ جس میں احادیث کا عربی متن، اُردو ترجمہ، تشریح اور حل لغات شامل ہیں۔ پہلی مثال، حافظ نذر احمد اور مولانا عزیز زبیدی کی مشترک اُردو تالیف اربعین نووی ہے۔ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۲ء میں شائع ہوا۔ (۳۱) دوسری مثال، مولانا قاری محمد عارف اور مولانا حافظ قاری فیض الرحمن کی اُردو کاوش اربعین نووی ہے جو پہلی مرتبہ ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء میں شائع ہوئی۔ (۳۲) ہماری نظر میں اس کتاب کو اُردو زبان میں ”لغات الحدیث“ پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل کیا جا سکتا ہے کیوں کہ اس میں الفاظ حدیث پر لغوی بحث بھی موجود ہے۔

۲۔ کتاب: ارشاد الطالبین۔ شرح اُردو زاد الطالبین

تین سو اُنٹیس احادیث مبارکہ پر مشتمل کتاب ”زاد الطالبین“ مولانا عاشق الہی البرنی کی عربی تالیف ہے۔ یہ کتاب فن علم حدیث سے تعلق رکھتی ہے اور دینی مدارس کے درجہ ثانیہ کے نصاب میں شامل ہے جس کا مقصد طلباء کو علم صرف و نحو کی مہارت اور علم ادب سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ جامعہ اشرفیہ، لاہور کے مدرس مولانا محمد عتیق الرحمن صاحب نے اس کتاب کی ہر حدیث مبارکہ کا ترجمہ، تشریح، تخریج، تحقیق لغوی، صرنی اور ترکیب کو سادہ اور اچھے انداز سے تحریر کیا ہے اور اس کتاب کا نام ”ارشاد الطالبین۔ شرح اُردو زاد الطالبین“ رکھا ہے۔ اسے مکتبہ اسلامیہ، چارسدہ نے اپریل ۱۹۹۵ء میں دوسری مرتبہ شائع کیا ہے۔ (۳۳) اس کتاب میں دیگر خوبیوں کے علاوہ مشکل الفاظ حدیث پر لغوی و صرنی تحقیق کی ہے۔ لہذا ہماری نظر میں یہ کتاب بھی ”لغات الحدیث“ کے موضوع پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے۔

۳۔ کتاب: انوارِ غوثیہ۔ شرح الشمائل النبویہ

یہ کتاب ”شمائل الترمذی“ کا اردو ترجمہ اور شرح ہے جسے مولانا محمد امیر شاہ قادری گیلانی نے مدون کیا ہے۔ ”شمائل ترمذی“ کے مکمل متن، ترجمہ و شرح پر مشتمل اور مستند عربی شروح کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔ کتاب عالمانہ ہی نہیں عارفانہ بھی ہے اور اصلاح و ہدایت کا سامان بھی لیے ہوئے ہے۔ اس میں مختلف احادیث کی روشنی میں فقہی مسائل اور طبی نکات بھی نکالے گئے ہیں۔ راویوں کے حالات حواشی میں لکھے گئے ہیں۔ کتاب کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ مشکل عربی لغات کو حل کیا گیا ہے تاکہ عربی اور اردو دان طبقہ مستفید ہو سکے۔ ایک جلد پر مشتمل یہ شرح تاریخی، سوانحی، لغوی، لسانی ہر پہلو سے ممتاز ہے۔ کتاب کا پہلا ایڈیشن عظیم پبلیشنگ ہاؤس، خیبر بازار پشاور نے ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء نے اور دوسرا ایڈیشن ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی نے شائع کیا ہے۔ تاریخ اشاعت درج نہیں ہے۔ (۳۴) چونکہ اس کتاب میں الفاظ حدیث کی لغوی تحقیق کا پہلو موجود ہے۔ اس لیے ہماری نظر میں یہ کتاب بھی ”لغات الحدیث“ کے موضوع پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے۔

۴۔ کتاب: بشیر القاری۔ شرح البخاری

بخاری شریف کی تفہیم و تشریح پر مشتمل یہ کتاب ”بشیر القاری شرح البخاری“ غلام جیلانی میرٹھی کی تالیف ہے۔ ایک جلد پر مشتمل یہ کتاب نامکمل ہے۔ اسے مکتبہ ضیاء السنہ، لاہور نے شائع کیا ہے۔ تاریخ اشاعت درج نہیں ہے۔ کتاب احادیث کے عربی متن اور سلیس اردو ترجمے سے مزین ہے۔ مؤلف نے احادیث کی شرح اس طرز پر کی ہے: باب اللغہ، باب النحو، باب المعانی، باب البیان، باب البدیع، باب الاحکام، باب التصوف۔ چونکہ اس کتاب میں الفاظ حدیث کی لغوی تحقیق کا پہلو موجود ہے۔ اس لیے ہماری نظر میں یہ کتاب بھی ”لغات الحدیث“ کے موضوع پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے۔ (۳۵)

۵۔ کتاب: بندۂ مومن

اس کتاب کو دور حاضر کے اخلاقی مسائل کو مد نظر رکھ کر احادیث مبارکہ کو مرتب کیا گیا ہے۔ مصنف نے ۹۹ عنوانات کے تحت احادیث منتخب کی ہیں۔ کتاب میں احادیث کا عربی متن اور ان کا سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ مشکل عربی الفاظ کی لغوی تشریح اور آخر میں حدیث کی تشریح کی

گئی ہے۔ یہ امر حیران کن ہے کہ اس کتاب کے مصنف یا مرتب کا نام کہیں موجود نہیں ہے۔ ۶۶۹ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ”تاج کمپنی“ نے ۱۹۵۹ء میں شائع کی (۳۶)۔ چونکہ اس کتاب میں الفاظِ حدیث کے لغوی معنی اور ان کے مطالب کو مثالوں کے ذریعے سمجھایا گیا ہے۔ اس لیے ہماری نظر میں یہ کتاب ”بندۂ مومن“ بھی لغات الحدیث پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے۔

۶۔ کتاب: تدبر حدیث- شرح مؤطا امام مالکؒ

حدیث کی مشہور کتاب ”مؤطا امام مالک“ ابو عبد اللہ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر (متوفی ۱۷۹ھ/۷۹۵ء) کی تالیف ہے۔ کتاب ”تدبر حدیث“ دراصل ”مؤطا امام مالک“ کے منتخب ابواب کی شرح ہے۔ یہ کتاب مولانا امین احسن اصلاحیؒ (متوفی ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء) کے اُن دروس پر مبنی ہے جو انہوں نے ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء کی دہائی میں اپنے قائم کردہ ادارے ”ادارہ تدبر قرآن و حدیث“ میں دیے تھے۔ مولانا کے معاونین (خالد مسعود اور سعید احمد) نے ان دروس کو ٹیپ سے قرطاس کی زینت بنایا ہے۔ یہ کتاب ادارہ تدبر قرآن، لاہور سے ۱۴۰۲ھ/۲۰۰۰ء میں شائع ہوئی ہے۔ مولانا امین احسن اصلاحیؒ کی تالیف ”تدبر حدیث“ کتاب ”مؤطا امام مالکؒ“ کے درج ذیل منتخب ابواب پر مشتمل ہے: کتاب الزکوٰۃ، کتاب البیوع، کتاب القراض، کتاب المساقاۃ، کتاب کراء الارض، کتاب الشفعہ، کتاب الاقضیہ، کتاب الحدود، کتاب الاشربہ، کتاب العقول، کتاب القسامہ، کتاب الجامع۔ (۳۷)

کتاب ”تدبر حدیث“ میں نے مولانا امین احسن اصلاحیؒ نے احادیث کی وضاحت کرتے ہوئے متعدد الفاظِ حدیث کے معنی اور ان کے مطالب کو مثالوں کے ذریعے سمجھایا ہے۔ لغات الحدیث کے حوالے سے ہونے والے ثانوی کام میں کتاب ”تدبر حدیث“ کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے کیوں کہ اس کتاب میں بھی الفاظِ حدیث پر لغوی اور معنوی بحث کی گئی ہے۔

۷۔ کتاب: ریاض الصالحین (مترجم)

یہ کتاب محی الدین ابی زکریا بن شرف الدین نوویؒ (متوفی ۶۷۶ھ/۱۲۷۷ء) کی شہرہ آفاق تصنیف ہے۔ کتاب ”ریاض الصالحین“ کا اُردو ترجمہ مولانا خلیل الرحمن نعمانی نے کیا ہے اور اسے ”دارالاشاعت کراچی“ سے شائع کیا گیا ہے۔ (۳۸) کتاب ریاض الصالحین کے مصنف امام نوویؒ نے یہ کتاب عام مسلمانوں کی زندگی سنوارنے کے لیے تصنیف کی ہے۔ اس کتاب میں

روزمرہ زندگی سے متعلق احادیث کو جمع کیا ہے اور پھر عنوانات قائم کیے ہیں۔ پھر اُن عنوانات سے متعلق آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ کو مع حوالہ کتب درج کیا ہے۔ لغات الحدیث کے کام کے حوالے سے اس کتاب کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ امام نوویؒ نے اس کتاب میں حدیث کے مشکل الفاظ کے معنی اور مطالب بھی حسبِ موقع بیان کیے ہیں۔ لہذا کتاب ”ریاض الصالحین“ بھی ”لغات الحدیث“ پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شمولیت کے قابل ہے۔

۸۔ کتاب: فیوض الباری

بخاری شریف کی تفہیم و ترجمانی پر مشتمل یہ کتاب ”فیوض الباری“ علامہ سید محمد احمد رضوی کی تالیف ہے۔ سات جلدوں پر محیط یہ کتاب ابھی تک نامکمل ہے۔ اسے مکتبہ رضوان، لاہور نے شائع کیا ہے۔ مؤلف نے اس کتاب میں احادیث مبارکہ کا اُردو لفظی ترجمہ، الفاظ حدیث کی حسبِ ضرورت لغوی تحقیق، مسائل و احکام بیان کیے گئے ہیں۔ (۳۹) چونکہ اس کتاب میں الفاظ حدیث کی لغوی تحقیق کا پہلو موجود ہے، اس لیے ہماری نظر میں یہ کتاب بھی لغات الحدیث پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے۔

۹۔ کتاب: مظاہر حق شرح مشکوٰۃ المصابیح (جدید)

چھ ہزار سے زائد احادیث مبارکہ پر مشتمل کتاب ”مشکوٰۃ المصابیح“ علامہ ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری التبریزی متوفی ۷۴۰ھ یا ۷۴۸ھ کی عربی تالیف ہے جو حدیث کی بنیادی کتاب سمجھی جاتی ہے۔ کتاب ”مظاہر حق شرح مشکوٰۃ المصابیح“ علامہ نواب محمد قطب الدین خان دہلوی کی اُردو تالیف ہے جو حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی کے نواسے اور اُن کے جانشین شاہ محمد اسحاق دہلوی کے خاص شاگرد ہیں۔ دراصل یہ کتاب حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی کے اُردو ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی عربی شرح مشکوٰۃ المصابیح ”لمعات التتبیح“ کا اردو خلاصہ ہے۔ اس کتاب میں دیگر خوبیوں کے علاوہ مشکل الفاظ حدیث کی توضیح پھر اُس پر علمی و تحقیقی گفتگو کی گئی ہے۔ لہذا یہ کتاب بھی ”لغات الحدیث“ کے موضوع پر ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے۔ (۴۰)

۱۰۔ کتاب: منہاج البخاری

بخاری شریف کی تفہیم و تشریح پر مشتمل یہ کتاب ”منہاج البخاری“ علامہ معراج الاسلام کی

تالیف ہے۔ دو جلدوں پر محیط یہ کتاب ابھی تک نامکمل ہے۔ اسے منہاج القرآن، لاہور نے شائع کیا ہے۔ کتاب میں احادیث کا عربی متن اور اُن کا سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ مؤلف نے احادیث مبارکہ کی شرح کرتے ہوئے مشکل الفاظ کی تشریح و توضیح اور محاورہ و لغت کے تناظر میں اِس کی تفہیم کی طرف عنوانات کی شکل میں بطور خاص توجہ دی ہے تاکہ طلباء اور عام قارئین علیٰ وجہ البصیرت الفاظ کے معانی اور اُن کی گہرائی سے آگاہ ہوں اور اُن کا علم رٹہ بازی تک محدود نہ رہے۔ قاری کے اطمینان کے لیے حسب ضرورت بعض مقامات پر احادیث کی مکمل شرح و وضاحت کے لیے پورے پس منظر کو پیش کیا ہے۔ (۴۱) چونکہ اِس کتاب میں الفاظ حدیث کی لغوی تحقیق کا پہلو موجود ہے۔ اِس لیے ہماری نظر میں یہ کتاب بھی ”لغات الحدیث“ کے موضوع پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے۔

نتائج مطالعہ اور سفارشات

۱۔ لغات الحدیث پر اُردو زبان میں کیا جانے والا منفرد اور جامع ترین کام علامہ وحید الزمان کی تالیف ”لغات الحدیث“ ہے۔ اِس کتاب کے منتخب ابواب کو قدیم اور جدید تعلیمی مدارس کے نصاب میں شامل کیا جانا چاہئے اور حوالہ جاتی کتب کی فہرست میں شامل کرنے کے ساتھ اِس کے نسخے لائبریری میں موجود ہونے چاہئیں۔

۲۔ لغات الحدیث مرتب کرنا بلاشبہ ایک مشکل کام ہے مگر اِس کے باوجود بھی اُردو زبان میں لغات الحدیث پر مزید کام کرنے کی ضرورت موجود ہے۔ لہذا اِس مقالے میں مذکور دس عدد کتب احادیث کو جو اُردو زبان میں ”لغات الحدیث“ کی متعلقات شمار کیا جانا چاہیے۔ ان تصانیف کے ساتھ غریب الحدیث کے کام کو سامنے رکھ کر جدید لغات الحدیث مرتب کی جانی چاہئیں۔

۳۔ اُردو زبان میں ”لغات الحدیث“ پر جدید کام کرنے کے سلسلے میں جامعات کو ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر لغات الحدیث مرتب کروانے کا کام کرنا چاہئے۔ اِس سلسلے میں بڑے اشاعتی ادارے بھی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

۴۔ اُردو زبان میں لکھی جانے والی وہ شروح جن میں الفاظ احادیث کی لغوی بحث موجود ہے انہیں ”لغات الحدیث“ پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شمار کیا جانا چاہئے کیوں کہ وہ احادیث کو زیادہ بہتر طور پر سمجھنے اور لغوی مشکلات کو حل کرتی ہیں۔

۵۔ غریب الحدیث کے علم پر کی جانے والی تالیفات بھی لغات الحدیث کے زمرے میں ہی شمار

کی جانی چاہئیں کیوں کہ وہ احادیث مبارکہ کو زیادہ بہتر طور پر سمجھنے اور حدیث کی لغوی مشکلات کو حل کرتی ہیں۔

حوالہ جات و حواشی

- ۱- عبدالحق محدث دہلوی، شیخ، ۱۹۹۸ء، ”مکتلۃ شریف مترجم“، لاہور: مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، دیکھئے: مقدمہ در مصطلحات حدیث
- ۲- عملہ ادارت، ۱۹۸۸ء، طباعت دوئم، ”گھریلو انسائیکلو پیڈیا“، لاہور: اردو سائنس بورڈ، ۲۹۹- اپرمال، ص ۷۳۳
- ۳- ایضاً، حوالہ بالا۔
- ۴- نارنگ، گوپی چند، ستمبر ۱۹۸۵ء، ”لغت نویسی کے مسائل“ نئی دہلی: ماہنامہ کتاب نما، جامعہ نگر، جلد ۲۵، ضمیمہ شماره نمبر ۹، ص ۲۰
- ۵- مفتی محمد شفیع، مولانا، ۱۹۷۴ء، ”المعجم“، کراچی: دارالاشاعت، ص ۱۷۔
- ۶- ارشاد الحق تھانوی، مولانا، نومبر ۲۰۰۱ء، طباعت دوئم، ”پاک و ہند میں علمائے اہل حدیث کی خدمات“، فیصل آباد: إدارة العلوم الاثریہ، ص ۶۶
- ۷- سہیل حسن، ڈاکٹر، ۲۰۰۳ء، ”معجم اصطلاحات حدیث“، اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، ص ۴۱-۴۲
- ۸- اس مقالے میں ہجری اور عیسوی تاریخوں کی مطابقت کو ظاہر کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں سے مدد لی گئی ہے:-
(الف) لاہوری، ضیال الدین، ۱۹۹۴ء، ”جوہر تقویم“، لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ -
(ب) ہاشمی، عبدالقدوس، ۱۹۸۷ء، ”تقویم تاریخی“، اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی
- ۹- وحید الزمان، علامہ، ۲۰۰۱ء، ”لغات الحدیث (چار جلدیں)“، کراچی: میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب، آرام باغ، دیکھئے: مقدمہ مؤلف
- ۱۰- محمد عبدالحلیم چشتی، مولانا، ۱۹۵۷ء، ”حیات وحید الزماں“، کراچی: ناشر: نور محمد، اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ، ص ۱۳۹
- ۱۱- وحید الزمان، علامہ، ۲۰۰۱ء، ”لغات الحدیث (چار جلدیں)“، کراچی: میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب، آرام باغ، دیکھئے: عرض ناشر، ص ۵
- ۱۲- محمد عبدالحلیم چشتی، مولانا، ۱۹۵۷ء، ”حیات وحید الزماں“، کراچی: ناشر: نور محمد، اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ، ص ۱۳۹
- ۱۳- وحید الزمان، علامہ، حوالہ مذکورہ، دیکھئے: مقدمہ مؤلف
- ۱۴- ندوی، شاہ معین الدین احمد، ت ن، ”مقالات سلیمان“، اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، ج ۲، ص ۴-۵
- ۱۵- سحی صالح، ڈاکٹر، ۱۹۹۷ء، پانچواں ایڈیشن، ”علوم الحدیث“، ترجمہ: غلام احمد حریری، ملک سنز پبلشرز،

- فیصل آباد، ص ۱۴۸
- ۱۶- محمد عبدالحلیم چشتی، مولانا، حوالہ مذکورہ، دیکھئے: علامہ وحید الزمان کے حالات زندگی، ص ۱۱، ۱۵، ۸۳
- ۱۷- حوالہ بالا، دیکھئے: علامہ وحید الزمان کی تعلیم و تربیت کن علماء نے کی، ص ۱۴، ۱۷، ۲۱، ۲۳
- ۱۸- حوالہ بالا، ص ۱۰۱
- ۱۹- تھانوی، ارشاد الحق، نومبر ۲۰۰۱ء، ”پاک و ہند میں علمائے اہل حدیث کی خدمات“، فیصل آباد: إدارة العلوم
الاثریہ، ص ۸۰
- ۲۰- محمد عبدالحلیم چشتی، مولانا، حوالہ مذکورہ، دیکھئے: علامہ وحید الزمان کی تصنیفات و تالیفات، باب ہفتم
- ۲۲- وحید الزمان، علامہ، حوالہ مذکورہ، دیکھئے: مقدمہ مؤلف
- ۲۲- مولانا محمد عبدالحلیم چشتی، حوالہ مذکورہ، ص ۱۳۹
- ۲۳- وحید الزمان، علامہ، حوالہ مذکورہ، عرض ناشر، ص ۵
- ۲۴- محمد عبدالحلیم چشتی، مولانا، حوالہ مذکورہ، ص ۱۳۹
- ۲۵- وحید الزمان، علامہ، حوالہ مذکورہ، دیکھئے: مقدمہ مؤلف
- ۲۶- محمد عبدالحلیم چشتی، مولانا، حوالہ مذکورہ، ص ۱۴۲
- ۲۷- حوالہ بالا، ص ۱۰۰
- ۲۸- وحید الزمان، علامہ، حوالہ مذکورہ، دیکھئے: مقدمہ مؤلف
- ۲۹- حوالہ بالا، دیکھئے: مقدمہ مؤلف
- ۳۰- محمد عبدالحلیم چشتی، مولانا، حوالہ مذکورہ، ص ۱۵۳
- ۳۱- نووی، امام محی الدین ابی زکریا بن شرف الدین، ۱۹۵۳ء، دوسرا ایڈیشن، ”اربعین نووی“، ترجمہ: حافظ نذر
احمد اور مولانا عزیز زبیدی، لاہور: علمی کتاب خانہ، اردو بازار
- ۳۲- نووی، امام محی الدین ابی زکریا بن شرف الدین، جون ۱۹۷۱ء، ”اربعین نووی“، ترجمہ و تشریح، تالیف:
مولانا قاری محمد عارف اور مولانا حافظ قاری فیوض الرحمن، لاہور: پاکستان بک سنٹر
- ۳۳- عتیق الرحمن، محمد، اپریل ۱۹۹۵ء، طبع ثانی، ”ارشاد الطالبین- شرح اردو زاد الطالبین“، چارسدہ: مکتبہ اسلامیہ
- ۳۴- محمد امیر شاہ قادری گیلانی، مولانا، ”انوار غوثیہ- شرح الشماک النہویہ“، عظیم پبلیشنگ ہاؤس، خیبر بازار
پشاور، ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء اور ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ت ن
- ۳۵- میرٹھی، غلام جیلانی، ت ن، ”بشیر القاری شرح البخاری“، لاہور: مکتبہ ضیاء السنہ
- ۳۶- نامعلوم مصنف، ۱۹۵۹ء، ”بندۂ مومن“، لاہور/کراچی: تاج کمپنی لمیٹڈ
- ۳۷- اصلاحی، مولانا امین احسن، ۲۰۰۰ء، ”تدریج حدیث، شرح مؤطا امام مالک“، (منتخب ابواب)، لاہور: ادارہ
تدریج قرآن، دیکھئے: پیش لفظ
- ۳۸- نووی، امام محی الدین ابی زکریا بن شرف الدین، ت ن، ”ریاض الصالحین“، ترجمہ: مولانا خلیل الرحمن
نعمانی، کراچی: دارالاشاعت
- ۳۹- رضوی، علامہ سید محمد احمد، ۱۹۹۹ء، ”فیوض الباری“، لاہور: مکتبہ رضوان
- ۴۰- دہلوی، علامہ نواب محمد قطب الدین خان، ۱۹۹۴ء، ”مظاہر حق شرح مشکوٰۃ المصابیح“ (جدید) تزئین

و ترتیب: مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری، کراچی: دار الاشاعت
۳۱۔ معراج الاسلام علامہ، ۲۰۰۰ء، ”منہاج البخاری“، لاہور: ادارہ منہاج القرآن

فہرست اسنادِ محولہ

- ۱۔ ارشاد الحق تھانوی، مولانا، نومبر ۲۰۰۱ء، طباعت دوئم، ”پاک و ہند میں علمائے اہل حدیث کی خدمات“، فیصل آباد: ادارۃ العلوم الاثریہ
- ۲۔ اصلاحی، مولانا امین احسن، ۲۰۰۰ء، ”تدبیر حدیث، شرح مؤطا امام مالک“ (منتخب ابواب)، لاہور: ادارہ تدبیر قرآن
- ۳۔ تھانوی، ارشاد الحق، نومبر ۲۰۰۱ء، ”پاک و ہند میں علمائے اہل حدیث کی خدمات“، فیصل آباد: ادارۃ العلوم الاثریہ
- ۴۔ دہلوی، علامہ نواب محمد قطب الدین خان، ۱۹۹۳ء، ”مظاہر حق شرح مشکوٰۃ المصابیح“ (جدید) تزئین و ترتیب: مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری، کراچی: دار الاشاعت
- ۵۔ رضوی، علامہ سید محمد احمد، ۱۹۹۹ء، ”فیوض الباری“، لاہور: مکتبہ رضوان
- ۶۔ سہیل حسن، ڈاکٹر، ۲۰۰۳ء، ”معجم اصطلاحات حدیث“، اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی
- ۷۔ صحیحی صالح، ڈاکٹر، ۱۹۹۷ء، پانچواں ایڈیشن، ”علوم الحدیث“ ترجمہ: غلام احمد حریری، ملک سنز پبلشرز، فیصل آباد
- ۸۔ عبدالحق محدث دہلوی، شیخ، ۱۹۹۸ء، ”مشکوٰۃ شریف مترجم“، لاہور: مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار
- ۹۔ عتیق الرحمن، محمد، اپریل ۱۹۹۵ء، طبع ثانی، ”ارشاد الطالبین۔ شرح اردو زاد الطالبین“ چارسدہ: مکتبہ اسلامیہ
- ۱۰۔ عملہ ادارت، ۱۹۸۸ء، طباعت دوئم، ”گھریلو انسائیکلو پیڈیا“، لاہور: اردو سائنس بورڈ، ۲۹۹-اے پرمال
- ۱۱۔ لاہوری، ضیا الدین، ۱۹۹۳ء، ”جوہر تقویم“، لاہور: ادارۃ ثقافت اسلامیہ
- ۱۲۔ محمد امیر شاہ قادری گیلانی، مولانا، ۱۹۷۶ء، ”انوارِ غوثیہ۔ شرح الشماک النبویہ“، پشاور: عظیم پبلیشنگ ہاؤس، خیبر بازار
- ۱۳۔ محمد امیر شاہ قادری گیلانی، مولانا، ت ن، ”انوارِ غوثیہ۔ شرح الشماک النبویہ“، کراچی: ضیا الدین پبلیکیشنز، کراچی
- ۱۴۔ محمد عبدالحلیم چشتی، مولانا، ۱۹۵۷ء، ”حیات وحید الزماں“، کراچی: ناشر: نور محمد، اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ
- ۱۵۔ معراج الاسلام علامہ، ۲۰۰۰ء، ”منہاج البخاری“، لاہور: ادارہ منہاج القرآن
- ۱۶۔ مفتی محمد شفیع، مولانا، ۱۹۷۴ء، ”الجمع“، کراچی: دار الاشاعت
- ۱۷۔ میرٹھی، غلام جیلانی، ت ن، ”بشیر القاری شرح البخاری“، لاہور: مکتبہ ضیاء السنہ
- ۱۸۔ نارنگ، گوپی چند، ستمبر ۱۹۸۵ء، ”لغت نویسی کے مسائل“، نئی دہلی: ماہنامہ کتاب نما، جامعہ نگر، جلد ۲۵، ضمیمہ شمارہ نمبر ۹

- ۱۹۔ نامعلوم مصنف، ۱۹۵۹ء، ”بندۂ مومن“، لاہور/کراچی: تاج کمپنی لمیٹڈ
- ۲۰۔ ندوی، شاہ معین الدین احمد، ت ن، ”مقالات سلیمان“ اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن
- ۲۱۔ نووی، امام محی الدین ابی زکریا بن شرف الدین، ۱۹۵۳ء، دوسرا ایڈیشن، ”الربیعین نووی“ ترجمہ: حافظ نذر احمد اور مولانا عزیز زبیدی، لاہور: علمی کتاب خانہ، اردو بازار
- ۲۲۔ نووی، امام محی الدین ابی زکریا بن شرف الدین، جون ۱۹۷۱ء، ”الربیعین نووی“ ترجمہ و تشریح، تالیف: مولانا قاری محمد عارف اور مولانا حافظ قاری فیوض الرحمن، لاہور: پاکستان بک سنٹر
- ۲۳۔ نووی، امام محی الدین ابی زکریا بن شرف الدین، ت ن، ”ریاض الصالحین“ ترجمہ: مولانا خلیل الرحمن نعمانی، کراچی: دارالاشاعت
- ۲۴۔ وحید الزمان، علامہ، ۲۰۰۱ء، ”لغات الحدیث (چار جلدیں)“، کراچی: میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب، آرام باغ
- ۲۵۔ ہاشمی، عبدالقدوس، ۱۹۸۷ء، ”تقویم تاریخی“، اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی